سارا قرآن

حُضور کی نعت ہے

28-August-2025

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعتِکاف کی نِیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

رَحمتِ عالمیان، سَرورِ ذِیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْھَا لِاٰخِرَتِہٖ وَثَلَاثِیْنَ مِنْھَا لِدُنْیَاہُ یعنی جو شخص یومیہ مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُود بھیجے گا' اللہ پاک اس کی سو (100) حاجات پُوری فرمائے گا، ان میں سے ستّر (70) آخرت کی اور تیس (30) دُنیا کی ہوں گی۔"

(کنزالعمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ، ۱/ ۲۵۵، الجزء الاول، حدیث: ۲۲۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سُننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کرلیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"سارا قرآن حُضور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعت ہے"** جس میں ہم حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت، فضائل و برکات اور حُضور پاک صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہ خصوصیات جو قرآنِ کریم میں بیان کی گئی ہیں۔ آیئے! پہلے ہم **عظمتِ مصطفےٰ** سے معمور **کچھ واقعات** سُنتے ہیں، پھر اُن سے متعلق **قرآنی آیات** اور اُن کے **تفسیری نکات** بھی سُنیں گے۔ اللہ کرے! سارا بیان توجہ کے ساتھ سُننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

یَا رَسُوْلَ اللهِ اُنْظُرْ حَالَنَا

پیارے اسلامی بھائیو! جب حُضورِ اقدس صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے: "رَاعِنَا یَارَسُوْلَ

1...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

اللہ ”یعنی یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے حال کی رعایت فرمائیے (یعنی کلامِ اَقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے۔) غیر مسلموں کی زبان میں یہ کلمہ بے ادبی کا معنیٰ رکھتا تھا اور اُنہوں نے اِس جملے کو بُری نِیَّت سے کہنا شروع کر دیا۔ حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ غیر مسلموں کی اِصطلاح سے واقف تھے۔ آپ نے ایک روز یہ کلمہ اُن کی زبان سے سُن کر فرمایا: اے دشمنانِ خدا! تم پر اللہ پاک کی لعنت!، اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سُنا تو اُس کی گردن اُڑا دوں گا۔ غیر مسلم نے کہا: ہم پر تو آپ غُصّہ ہوتے ہیں جبکہ مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں!۔ اِس پر آپ رنجیدہ ہو کر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت اُتری جس میں ”رَاعِنَا“ کہنے کی ممانعت فرما دی گئی اور اِس معنیٰ کا دوسرا لفظ ”اُنْظُرْنَا“ کہنے کا حکم ہوا۔ (قرطبی، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۰۴، ۱/ ۴۴-۴۵، الجزء الثانی۔ تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۰۴، ۱/ ۶۳۴، تفسیر عزیزی (مترجم) ۲/ ۶۶۹، ملتقطاً) چنانچہ

پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 104 میں اِرشادِ باری ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ (پ۱، البقرۃ: ۱۰۴)	ترجمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حُضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سُنو

اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر صراطُ الجنان میں لکھا ہے: (1) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعظیم و توقیر اور اُن کی جناب (بارگاہ) میں ادب کا لحاظ کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب (بے ادبی) کا معمولی سا بھی اندیشہ (خطرہ) ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔ (2) وہ الفاظ جن کے دو معنیٰ ہوں، اچھے اور بُرے اور لفظ بولنے میں اس بُرے معنیٰ کی طرف بھی ذہن جاتا ہو تو وہ بھی اللہ پاک اور حُضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے استعمال نہ کئے جائیں۔

(3) حُضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ کا ادب ربِّ کریم خود سکھاتا ہے اور تعظیم کے متعلق اَحکام کو خود جاری فرماتا ہے۔ (4) اِس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جناب (بارگاہ) میں بے ادبی کفر ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

علمِ غیبِ مُصْطَفٰے

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! ایک اور واقعہ، آیتِ مبارکہ، اُس کا شانِ نزول اور تفسیری نکات سُنتے ہیں، چنانچہ

ایک بار تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”میری اُمّت کی پیدائش سے پہلے جب میری اُمّت مٹّی کی شکل میں تھی، اُس وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام پر پیش کی گئی اور مجھے عِلْم دیا گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ یہ خبر جب منافقین کو پہنچی تو اُنہوں نے مذاق کے طور پر کہا: محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے، اُن میں سے کون اُن پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا، جبکہ ہم اُن کے ساتھ رہتے ہیں اور وہ ہمیں پہچانتے نہیں۔ اِس پر حُضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ پاک کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: اُن لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے عِلْم میں اعتراض کرتے ہیں؟، آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے، اُس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سُوال کرو اور میں تمہیں اُس کی خبر نہ دے دوں۔ حضرت عبدُ اللہ بن حُذافہ سہمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا باپ کون ہے؟ اِرشاد فرمایا: حُذافہ، پھر حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رَسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم اللہ پاک کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، قرآن کے امام و رہنما ہونے اور آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے۔ ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

فرمایا: کیاتم باز آؤ گے ؟ کیاتم باز آؤ گے ؟ پھر منبر سے اُتر آئے،اِس پر اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری۔

(تفسیرخازن، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۷۹، ۱/۳۲۸)

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۚ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ(۱۷۹) (پ۴، اٰلِ عمرٰن: ۱۷۹)

ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ کی یہ شان نہیں کہ مسلمانوں کو اِس حال پر چھوڑے جس پر (ابھی) تم ہو جب تک وہ ناپاک کو پاک سے جدا نہ کردے اور (اے عام لوگو!) اللہ تمہیں غیب پر مُطَّلِع نہیں کرتا البتہ اللہ اپنے رسولوں کو منتخب فرمالیتا ہے جنہیں پسند فرماتا ہے تو تم اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ اور مُتَّقِی بنو تو تمہارے لئے بہت بڑا اَجر ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مبارکہ کے تحت مشہور مفسرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے جو نکات پیش کئے آیئے، اُن میں سے کچھ سُنتے ہیں:

(1) ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ حُضور (اَقدس) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلْمِ غیب پر طعن (اعتراض) کرنا اور یہ کہنا کہ (اُنہیں) فُلاں چیز کا عِلْم نہیں تھا، منافقین کا طریقہ ہے۔

(2) مسلمان کا فرض ہے کہ سرکارِ (مدینہ) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سارے اوصافِ حمیدہ کو بغیر بحث کے مان لے۔

(3) ربِّ کریم نے ہمارے آقا و مولا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت تک کی ہر ہر چیز کا عِلْم عطا فرمایا کیونکہ حُضور (اَنور) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو چاہو وہ پوچھو! اور یہ (بات وہ) کہہ سکتا ہے کہ جس کا عِلْم مکمل ہو۔

(4) قیامت تک کے ایمان لانے والے، ایمان نہ لانے والے اور منافق سب حضور (پاک) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلْم میں ہیں۔(شانِ حبیب الرحمان، ص۵۵،۵۴ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننا فرض ہے

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! ایک اور واقعہ، آیتِ کریمہ، شانِ نزول اور تفسیر سُنتے ہیں، چنانچہ

مدینے کے لوگ پہاڑ سے آنے والے پانی سے باغوں کو پانی دیا کرتے تھے۔ وہاں ایک انصاری کا حضرت زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے جھگڑا ہوا کہ کون پہلے اپنے کھیت کو پانی دے گا۔ یہ مُعاملہ بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے زُبیر! تم اپنے باغ کو پانی دے کر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو۔ حضرت زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو پہلے پانی کی اِجازت اِس لئے دی گئی کہ اُن کا کھیت پہلے آتا تھا، اِس کے باوجود سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَنصاری کے ساتھ بھی اِحسان کرنے کا فرمادیا، لیکن مجموعی فیصلہ اَنصاری کو ناگوار گزرا اور اُس کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ زُبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ باوجودیہ کہ فیصلے میں حضرت زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اَنصاری کے ساتھ اِحسان کی ہدایت فرمائی گئی تھی، لیکن انصاری نے اِس کی قدر نہ کی تو حُضور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو حکم دیا کہ اپنے باغ کو سیراب کرکے پانی روک لو۔ اِس پر یہ آیت اُتری۔ (بخاری، کتاب الصلح، باب اذا اشارالامام بالصلح... الخ، ۲/۲۱۵، حدیث:۲۷۰۸ ۔ تفسیر صراط الجنان، ۲/۲۳۹)

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ	ترجمۂ کنزالعرفان: تو اے حبیب! تمہارے رب کی قسم، یہ لوگ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس

حَرَجًا مِّمَّا قَضَیۡتَ وَ یُسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۶۵﴾
(پ ۵، النساء: ۶۵)

کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اُس سے کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور اچھی طرح دل سے مان لیں۔

اِس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صراطُ الجنان میں جو نکات لکھے ہیں، آیئے! اُن میں سے چند نکات سُنتے ہیں:

(1) اِس آیت میں اللہ پاک نے اپنے رب ہونے کی نسبت اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف فرمائی اور فرمایا: اے حبیب! تیرے رب کی قسم۔ یہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیم شان ہے کہ اللہ پاک اپنی پہچان اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے سے کرواتا ہے۔

(2) (اللہ پاک نے) حُضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننا فرض قرار دیا اور اِس بات کو اپنے ربّ ہونے کی قسم کے ساتھ پختہ (پکا) کیا۔

(3) (اللہ پاک نے) حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننے سے اِنکار کرنے والے کو غیر مسلم قرار دیا۔

(4) رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم دل و جان سے ماننا ضروری ہے اور اِس کے بارے میں دل میں بھی کوئی رُکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔ اِسی لئے آیت کے آخر میں فرمایا کہ پھر اپنے دلوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کے متعلق کوئی رُکاوٹ نہ پائیں اور دل و جان سے تسلیم کرلیں۔

(5) اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلامی اَحکام کا ماننا فرض ہے اور اِن کو نہ ماننا کفر ہے نیز اِن پر اعتراض کرنا، اِن کا مذاق اُڑانا کفر ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ۲/۲۳۹، ۲۴۰)

خُدا چاہتا ہے رضائے محمد

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! ایک اور واقعہ، آیتِ کریمہ، شانِ نزول اور تفسیری نکات سُنتے ہیں:

تفسیر صراطُ الجنان میں لکھا ہے: جب اللہ پاک کے آخری نبی، نبیِّ مُکَرَّم، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ مُنَوَّرہ میں تشریف لائے تو اُنہیں بَیْتُ الْمَقْدِس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اُسی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں۔ البتہ حُضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اَطہر (پاکیزہ دل) کی خواہش یہ تھی کہ خانۂ کعبہ کو مسلمانوں کا قبلہ بنادیا جائے، چنانچہ

ایک دن نماز کی حالت میں حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس اُمّید میں بار بار آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم آجائے، اِس پر نماز کے دوران یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں حُضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کو رضائے اِلٰہی قرار دیتے ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کے حَسِین انداز کو قرآن میں بیان کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواہش اور خوشی کے مطابق خانۂ کعبہ کو قبلہ بنادیا گیا۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز ہی میں خانۂ کعبہ کی طرف پھر گئے، مسلمانوں نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اُسی طرف رُخ کیا اور ظہر کی دو رکعتیں بَیْتُ الْمَقْدِس کی طرف ہوئیں اور دو رکعتیں خانۂ کعبہ کی طرف منہ کرکے ادا کی گئیں۔

(تفسیر صراط الجنان، ۱/ ۲۳۳ملتقطاً)

وہ آیتِ کریمہ جو نازل ہوئی وہ یہ ہے:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ	ترجَمۂ کنزالعرفان: ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف بار بار اُٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ضرور ہم تمہیں اُس

الْحَرَامِ ؕ وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ (پ ۲، البقرۃ: ۱۴۴)	قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے تو ابھی اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر دو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اُسی کی طرف کرلو

مشہور مُفَسِّرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِس آیتِ کریمہ کے تحت جو نکات بیان فرمائے ہیں، آیئے! اُن میں سے کچھ سُنتے ہیں:

(1) اِس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام لوگ قانون کے پابند ہوتے ہیں اور قانون مرضیِ محبوب کا منتظر ہے۔

(2) کعبہ کو جو یہ عزت ملی کہ تمام اَولیا، غوث وقطب اُس کی طرف گردنیں جُھکاویں یہ محبوب کے صدقہ سے ملی، اُن کی مرضی نے کعبہ کو قیامت تک کے لیے قبلہ بنا دیا۔ (شانِ حبیب الرحمان، ص ۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے چند واقعات، آیاتِ مبارکہ، اِن کے تفسیری نکات اور شانِ نزول کے واقعات سُنے، جن سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان ظاہر ہو رہی ہے۔ اِس میں شک نہیں کہ اگر قرآنِ کریم کو ایمان کی نظر سے دیکھا جائے تو پورا قرآن حُضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت ہے۔ آیئے! اِس کی مزید کچھ جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں، چنانچہ

پارہ 30 سورۂ کوثر کی آیت نمبر 1 میں ارشادِ باری ہے:

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ ۱ (پ ۳۰، الکوثر: ۱)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: (اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں) اور فضائلِ کثیرہ عنایت کر کے تمام خَلق (مخلوق) پر (تمہیں) افضل کیا، حُسنِ ظاہر بھی دیا، حُسنِ باطن بھی (عطا فرمایا)، نسبِ عالی بھی (دیا)، نُبُوَّت (کا اعلیٰ مرتبہ) بھی، کتاب بھی (عطا فرمائی اور)، حکمت بھی، (سب سے زیادہ) عِلْم بھی (دیا اور) (سب سے پہلے) شفاعت (کرنے کا اختیار) بھی، حَوضِ کَوثر (جیسی عظیم نعمت) بھی (دی اور) مقامِ محمود بھی، کثرتِ اُمّت بھی (آپ کا حصہ ہے اور) اعدائے دِین (دُشمنانِ اسلام) پر غَلَبہ بھی (آپ کو عطا کیا) کثرتِ فتوح (کثرت کے ساتھ فتوحات) بھی (آپ کے لیے ہیں) اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں (آپ کو ایسی عطا فرمائی) جن کی نہایت (انتہا) نہیں۔ (خزائن العرفان، ص ۱۱۲۲، ملخصاً)

حوضِ کوثر کس کو نصیب ہو گا؟

سُبْحٰنَ اللہ! ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت کچھ عطا کیا گیا اور بہت کچھ عطا کیا جائے گا۔

اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک حَوض عطا فرمایا ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں (یعنی میٹھا)، مُشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو ایک مرتبہ پئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس سے اپنی اُمّت کو سیراب فرمائیں گے۔ (کتاب العقائد، ص ۳۶ ملخصاً)

قِیامت کے دن جب نفسا نفسی کا عالَم ہو گا اور گرمی کی شِدّت سے لوگوں کی زبانیں سُوکھ کر کانٹا بن چکی ہوں گی ایسے وقت میں وہ لوگ خوش نصیب ہوں گے جنہیں اللہ پاک اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حَوضِ کوثر سے سیراب کرے گا۔ روایات میں ایسی نیکیوں کا بیان موجود ہے جن کی

برکت سے جامِ کوثر نصیب ہوگا، اِن روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ ۞ **آپ کَوثر اُس کو نصیب ہوگا جو دُرودِ پاک کی کثرت** کرنے والا ہوگا۔ ۞ **آپ کَوثر** اُس کو نصیب ہوگا جو **روزے دار کو کھانا کِھلانے والا** ہوگا۔ ۞ **آپ کوثر** اُس کو نصیب ہوگا جو **غیر ضروری گفتگو** سے بچتا ہوگا۔ ۞ **آپ کَوثر** اُس کو نصیب ہوگا جو **راہِ خدا کے مسافروں کو پانی پِلانے** والا ہوگا۔ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، صفر المظفر ۱۴۴۱ھ، ص۲۱ ملخصاً وماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیرے چہرۂ نورِ فزا کی قسم

پیارے اسلامی بھائیو! ہم قرآنِ کریم میں بیان کردہ حُضور نبیِّ رَحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف اور اَوصاف کے بارے میں سُن رہے تھے، ربّ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام میں اپنے محبوب کی طرح طرح سے تعریف بیان فرمائی۔ کہیں تو کئی کئی آیات میں حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت موجود ہے تو کہیں پوری پوری سورت ہی محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف بیان کرتی نظر آتی ہے۔ کہیں محبوب کے قدموں کو لگنے والی خاک کی قسم بیان فرمائی ہے تو کہیں محبوب کے مبارَک شہر کی قسم بیان فرمائی ہے۔ کہیں محبوب سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی عظمت وبلندی کو بیان فرمایا ہے تو کہیں محبوب کے مبارَک چہرے کی قسم بیان فرمائی۔ کہیں محبوب کی رات کے اندھیرے میں کی جانے والی عبادت کرنے کو بیان فرمایا تو کہیں محبوب کے اخلاقِ کریمہ کو بیان فرمایا ہے۔ کہیں اپنے محبوب کی تعظیم کے بارے میں ایمان والوں کو بتایا تو کہیں اپنی اِطاعت کے ساتھ ساتھ اپنے محبوب کی اِطاعت کو لازم قرار دیا۔ کہیں محبوب کی کالی زُلفوں کا تذکرہ فرمایا تو کہیں محبوب کے معراج پر جانے کو بیان فرمایا۔ کہیں حُضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مومنوں پر رءوف ورحیم ہونے کو بیان فرمایا تو کہیں اپنی محبت کا معیار اپنے محبوب کی پیروی کو قرار دیا، الغرض سارا قرآن حُضور پاک

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت ہے۔

سورۂ وَالضُّحٰی ہی کو دیکھ لیجئے، یہ مکمل سورت ہی رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف پر مشتمل ہے، بالخصوص اِس کی ابتدائی 2 آیات میں تو بڑے ہی نِرالے انداز میں مصطفےٰ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک چہرے کو چاشت کے ساتھ اور مبارک زُلفوں کو رات کے اندھیرے سے تشبیہ دی گئی ہے، چنانچہ

ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَالضُّحٰی ۙ﴿۱﴾ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾ (پ: ۳۰، الضحی: ۱، ۲)	ترجَمۂ کنز العرفان: چڑھتے دن کے وقت کی قسم۔ اور رات کی جب وہ ڈھانپ دے۔

حضرت امام فخرُ الدّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "تفسیرِ کبیر" میں لکھتے ہیں: "وَالضُّحٰی" سے مُراد ہے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روشن چہرے کی قسم اور "وَالَّیْل" سے مراد ہے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کالی زُلفوں کی قسم۔ (تفسیر کبیر، ۱۱/۱۹۱ ماخوذاً)

اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک گفتگو کی قسم یاد فرماتے ہوئے اِرشاد فرمایا: وَ قِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ (پ ۲۵، الزخرف: ۸۸)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: رسول کے اِس کہنے کی قسم کہ اے میرے رب! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

اللہ کریم نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُقدَّس شہر کی قسم یاد فرمائی اور اِرشاد فرمایا: ﴿لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ (پ ۳۰، البلد: ۱) ترجَمۂ کنز العرفان: مجھے اُس شہر کی قسم۔﴾

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دنیا کا قانون ہے کہ بادشاہ جب اپنے درباریوں میں سے کسی کو اپنی عنایتوں سے مخصوص کرتے ہیں تو اُسے ایسے خاص انعامات عطا کرتے ہیں، جس سے اُس کا مقام و مرتبہ

ہر شخص پر ظاہر ہو جائے اور وہ دوسروں سے بالکل ہی ممتاز ہو جائے۔ وہ کمالات اور مَراتب جو کسی اور کو بھی ملے ہوئے ہوں تو بادشاہ اپنے خاص اور چُنے ہوئے درباریوں کو وہ دینے کے ساتھ دیگر بھی کئی بہتر مَراتب سے سر فراز کرتا ہے، اِسی طرح بادشاہِ حقیقی یعنی اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام مخلوق سے زیادہ انعامات دے کر اپنی خاص مہربانیوں سے مُشَرَّف کیا اور قرآنِ کریم میں ربِّ کریم نے مختلف مقامات پر مختلف القابات کے ساتھ اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف فرمائی ہے، چنانچہ

☆سورۂ فتح آیت نمبر 29 میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ** فرمایا۔ ☆ سورۂ اٰلِ عِمْرَان آیت نمبر 33 میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "**مصطفےٰ**" قرار دیا گیا۔ ☆سورۂ اٰلِ عِمْرَان آیت نمبر 179 میں "**مجتبٰی**" فرمایا۔ ☆ سورۂ جنّ آیت نمبر 27 میں آپ کو "**مرتضٰی**" کے لقب سے یاد کیا گیا۔ ☆سورۂ بَنِی اِسرائیل آیت نمبر 1 میں **عبدِ کامل**۔ ☆ سورۂ مائدہ آیت نمبر 15 میں آپ کو "**نور**" فرمایا گیا۔ ☆سورۂ نِسَاء آیت نمبر 174 میں "**بُرہان** (یعنی واضح دلیل)" ☆سورۂ اَحزاب آیت نمبر 40 میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "**خَاتَمُ النَّبِیّٖن**" فرمایا گیا۔ ☆سورۂ اَحزاب آیت نمبر 45 میں شاہد یعنی "**حاضر و ناظر**"، "**سراجِ مُنیر**" (یعنی چمکتا ہوا سورج) اور **داعی اِلَی اللہ** (یعنی اللہ پاک کی طرف بُلانے والا) فرمایا گیا۔ ☆ سورۂ یٰس آیت نمبر 1 میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو "**یٰس**" فرمایا گیا۔ ☆ سورۂ طٰہٰ آیت نمبر 1 میں **طٰہٰ** فرمایا گیا۔ ☆سورۂ بقرہ آیت نمبر 119 میں **بشیر** (خوشخبری سُنانے والا) اور "**نذیر**" (ڈر سُنانے والا) فرمایا گیا ہے۔ ☆سورۂ مُزَّمِّل آیت نمبر 1 میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "**مُزَّمِّل**" فرمایا گیا۔ ☆ سورۂ مُدَّثِّر آیت نمبر 1 میں **مُدَّثِّر** فرمایا گیا ہے۔ ☆سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 164 میں اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مومنوں پر اپنا "**اِحسان**" قرار دیا۔ ☆سورۂ انبیاء آیت نمبر 160

میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تمام جہانوں کیلئے "رَحمت" قرار دیا۔☆سورۂ قلم آیت نمبر 4 میں آپ کو "صاحبِ خُلُقِ عظیم" فرمایا۔ ☆سورۂ بَنِی اِسرائیل آیت نمبر 1 میں صاحبِ معراج فرمایا گیا۔☆سورۂ بَقَرہ آیت نمبر 33 میں "دُعائے ابراہیمی" قرار دیا۔☆سورۂ صَفّ آیت نمبر 6 میں "بشارتِ عیسیٰ" فرمایا گیا۔☆سورۂ کوثر آیت نمبر 1 میں "صاحبِ کوثر" اور☆سورۂ بَنِی اسرائیل آیت نمبر 79 میں "صاحبِ مقامِ محمود" قرار دیا گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآن اور مدحتِ مصطفٰے

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ قرآنِ کریم میں خود ربّ کریم اپنے محبوب کی تعریف فرمارہا ہے۔ اپنے محبوب کے اَوصاف، شان و عظمت اور خصوصیات کو اپنے پاکیزہ کلام میں بیان فرمارہا ہے۔ جن کی تعریف خود اُن کا ربّ کریم فرمائے تو کسی انسان کے بس کی بات نہیں کہ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف کا حق ادا کرسکے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ اقدس، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل اور خصوصیات سُن رہے ہیں۔ یقیناً ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان تو بے مثال ہے، یقیناً جس ذاتِ بابرکات پر اللہ پاک کا فضلِ عظیم ہو اُس کی فضیلت کون شمار کرسکتا ہے؟

حضرت امام قاضی عِیاض مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **"شفاء شریف"** میں لکھتے ہیں: **حَارَتِ الْعُقُولُ فِی تَقْدِیرِ فَضْلِہٖ عَلَیْہِ وَخَرِسَتِ الْاَلْسُنُ** یعنی اللہ کریم کا جو فضل حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہے، اِس کا اندازہ کرنے سے عقلیں حیران ہیں اور زبانیں عاجز ہیں۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، ۱/۱۰۳)

اِصلاحِ مُعاشرہ دِین کا بنیادی مقصد ہے

پیارے اسلامی بھائیو! الحمدُ للہ! 2 ستمبر یومِ دعوتِ اسلامی ہے تو آیئے اس پیاری پیاری تحریک دعوتِ اسلامی کے بارے میں سنتے ہیں:

پیارے اسلامی بھائیو! اِصلاحِ مُعَاشَرہ دِین کے اہم اور بنیادی مقاصِد میں سے اَہَم ترین مقصد ہے۔

پارہ:13، سورۂ ابراہیم، آیت:1 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

الٓرٰ ۫ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ﳔ (پارہ:13، سورۂ ابراہیم:1)

ترجمہ کنز الایمان: ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو اندھیریوں سے اجالے میں لاؤ۔

معلوم ہوا؛ قرآنِ کریم کے نُزول کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے مُعَاشرے (**Society**) کے افراد کو اندھیرے سے نکال کر نُور اور روشنی میں لایا جائے۔ جو کُفر کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں، انہیں نُورِ ایمان کی طرف لایا جائے ۞ جو گُناہوں کے اندھیرے میں ہیں، انہیں نیکی کے نُور کی طرف لایا جائے ۞ جو جہالت کے اندھیروں میں ہیں، انہیں عِلْمِ دین کے نُور سے آراستہ کیا جائے ۞ جو بداَخلاقی اور بُرے کردار کے اندھیرے میں ہیں، انہیں اعلیٰ اَخلاق و کردار کے نُور کی طرف لایا جائے ۞ جو نفسانی خواہشات کے پیروکار ہیں، انہیں اطاعت و عبادت کے نُور کی طرف لایا جائے ۞ جو محبّتِ دُنیا اور حرِصِ مال کے اندھیرے میں ہیں، انہیں فِکْرِ آخرت کے نُور سے آراستہ کیا جائے، غرض؛ مُعَاشرے کا ہر وہ فرد جو کسی طرح کے اندھیرے میں ہے، اسے اندھیرے سے نکال کر نُور اور روشنی فراہم کرنا یہ نُزولِ قرآن کا اَہَم اور بنیادی مَقْصَد ہے۔[1]

1... تفسیر خازن، پارہ:13، سورۂ ابراہیم، تحت الآیۃ:1، جلد:3، صفحہ:27 ماخوذاً۔

دعوتِ اسلامی اور اِصلاحِ مُعاشرہ

پیارے اسلامی بھائیو! آج کا دَور قُربِ قیامت کا دَور ہے، قیامت کی بہت ساری نشانیاں پُوری ہوتی چلی جا رہی ہیں، ہر طرف فتنے سَر اُٹھا رہے ہیں، بے باکی بڑھتی ہی جا رہی ہے، گُنَاہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے، ایسے حالات میں دعوتِ اسلامی الحمدُ لله! نُور کی کرن ہے ۞ دعوتِ اسلامی فتنوں سے بھرے اس دور میں روشنیاں بانٹتی ہے ۞ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرتی، بُرائیوں سے روکتی ہے ۞ دعوتِ اسلامی غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دیتی ہے، گنہگار مسلمانوں کو نیک رستے کا مُسَافِر بناتی ہے ۞ دعوتِ اسلامی جہالت کا اندھیرا مٹاتی، عِلْمِ دِین کا نُور بانٹتی ہے اور اللہ پاک کے فَضْل سے معاشرے میں اُٹھنے والی بُرائیوں کے سامنے بند باندھتی ہے ۞ معاشرے میں بِگاڑ کا وہ کونسا پہلو ہے، جس کے سُدھار کی کوشش دعوتِ اسلامی نہیں کر رہی؟ ۞ زِندگی کا وہ کونسا شعبہ (**Department**) ہے، جہاں دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت کو عام نہیں کر رہی؟

الحمدُ لله! دعوتِ اسلامی ہر سَمت ہے، زِندگی کے ہر شعبے میں ہے ۞ سیٹھ سے لے کر مزدور تک ۞ وکلاء (**Lawyers**) اور ججز سے لے کر ملزم تک ۞ پولیس سے لے کر مُجْرِم تک ۞ تاجِر کمپنیوں سے لے کر پرچون مارکیٹ (**Retail Market**) تک ۞ چھوٹے سے بڑے تک، بڑے سے چھوٹے تک اللہ پاک کے فضل سے دعوتِ اسلامی کم و بیش ہر ہر شعبے میں نیکی کی دعوت عام کرتے ہوئے روشنیاں بانٹنے میں مَصْرُوفِ عَمَل ہے۔

مِثَالی معاشرہ اور دعوتِ اسلامی

پیارے اسلامی بھائیو! ایک مِثَالی معاشرے کو جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے یا یُوں کہہ لیجئے کہ ایک حقیقی اسلامی معاشرہ جن بنیادوں پر کھڑا ہوتا ہے، اُن بنیادوں کے اعتبار سے اگر غور کریں تو ان

میں سب سے اَہم بنیادیں خوفِ خدا اور عشقِ رسول ہیں۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی وہ دِینی تحریک ہے جو آج کے دور میں بھی قبر کی یاد دِلاتی ہے، آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں ایسے بہت سارے افراد ملیں گے جن کے معمولات اَسْلاف (یعنی پہلے کے نیک لوگوں) کی یاد دلاتے ہیں، قبرستان جانا، قبروں کو دیکھ کر خوفِ خُدا سے رونا، جنازے دیکھ کر تڑپ جانا، راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر خوفِ خُدا میں آنسو بہانا، رورو کر بارگاہِ اِلٰہی میں توبہ کرنا، یہ وہ مُقَدَّس کیفیات ہیں جو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ الحمد للہ! اس وقت دعوتِ اسلامی شاید اکلوتی دینی تحریک ہے جو دِلوں کو خوفِ خُدا سے تڑپا کر رکھ دیتی ہے۔ اسی طرح اس پیارے ماحول میں عشقِ مصطفےٰ کے جام بھر بھر کے پلائے جاتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ صحابہ و اہلبیت کی محبت بھی گھول کر پلائی جاتی ہے۔ آپ خود بھی اس دینی ماحول سے وابستہ رہیے اور اپنے گھر والوں کو، اپنی اولاد کو اور دوست و احباب کو بھی اس ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش فرمایئے اِن شاءَ اللہ اس برکتیں دنیا و آخرت دونوں جہاں میں ملیں گی۔

نیک عمل نمبر 8 کی ترغیب

اے عاشقانِ رسول! نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی آمد کا پیارا پیارا مہینا ربیع الاول جاری ہے اس مہینے میں درودِ پاک کی کثرت کرنی چاہیے، دُرودِ پاک مختصر اور عظیمُ الشان عمل ہے مگر اس کا ثواب بہت زیادہ ہے اس کی بَرَکت سے حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت واجب ہوتی ہے، لہٰذا شفاعتِ مُصْطَفٰے کا حق دار بننے کے لئے **دُرودِ پاک کی کثرت کیجئے۔** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں مختلف مواقع پر **دُرودِ پاک** کی ترغیب دلائی جاتی ہے اور دُرود شریف پڑھنے کی ترغیب تو "72 نیک اعمال" میں بھی شامل ہے، چنانچہ "72 نیک اعمال" میں ایک نیک عمل نمبر 8 یہ ہے

کہ "کیا آج آپ نے کم از کم 313 بار درود شریف پڑھا؟اس نیک عمل پر اگر ہم عمل کریں تو ہم درود پاک پڑھنے کے عادی بن جائیں گے۔ لہٰذا دُرودِ پاک کی عادت بنانے کیلئے نیک اعمال پر عمل کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ذکر و درود کے مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! ذکر و درود کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:(1) فرمایا: اپنے رب کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔(بخاری، کتاب الدعوات، ۴/۲۲۰، حدیث:۶۴۰۷) (2) فرمایا: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہو گا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔(ترمذی، ۲/۲۷، حدیث:۴۸۴) ☆ذکر اللہ ہمیشہ ہی غذاء روحانی ہے ۔☆بعض اولیاءاللہ نے تین تین سال تک پانی نہیں پیا مگر زندہ رہے کیسے ذکر اللہ کی برکت ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۷/۳۲۰ملخصاً) ☆ذکرُ اللہ کی کثرت کرو، اللہ تعالیٰ کے خاص بندے بن جاؤ گے ۔(اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص ۳) ☆حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمان ہے: مرغ کہتا ہے: اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَا غَافِلِیْن یعنی اے غافلو! اللہ کا ذکر کرو۔(فیض القدیر، ۱/۴۸۸، تحت الحدیث: ۶۹۵) (ایضاً، ص ۳۹) ☆ دُرُودِ پاک ایسا عمل ہے کہ خود رَبُّ الْعِزَّت بھی کرتا ہے۔(گلدستہ درود و سلام، ص ۱۷) ☆اگر کوئی کام ایسا ہے جو اللہ پاک کا بھی ہو، مَلائکہ بھی کرتے ہوں اور مسلمانوں کو بھی اُس کا حُکم دیا گیا ہو تو وہ صِرف اور صرف آقائے دوجہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجنا ہے۔(گلدستہ درود و سلام، ص ۲۰)

﴿ اعلان ﴾

ذکر و درود کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کئے جائیں گے، لہٰذا اِن کو جاننے کیلئے تربیتی

حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

کردیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرودِپاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 28 اگست 2025ء

(1): سُنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

---

1 . . . الترغیب والترہیب، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۱

2 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ . . . الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 . . . تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ذکر و درود کے بقیہ مدنی پھول

اللہ پاک کا دُرُود ہے رَحمت نازِل فرمانا، جبکہ فِرِشتوں کا اور، ہمارا دُرُود دُعائے رَحمت کرنا ہے۔ (گلدستہ درود و سلام، ص۲۱) ☆ دُرُود شریف پڑھنا دَرْاَصل اپنے پَرْوَرْدَگار کی بارگاہ سے مانگنے کی ایک اَعلیٰ ترکیب ہے۔ (گلدستہ درود و سلام، ص۲۲) ☆ دُرُود و سلام پڑھنا اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کا باعث ہے۔ (گلدستہ درود و سلام، ص۱۲) ☆ حُصولِ برکت، ترقّیٔ معرِفت اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قُربت پانے کیلئے کثرتِ دُرُود و سلام سے بڑھ کر کوئی ذَرِیعہ نہیں ہے۔ (گلدستہ درود و سلام، ص۱۷) ☆ دُرُودِ پاک سببِ قُبولیتِ دُعا ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الصاد، ۲/۲۲، حدیث: ۳۵۵۴) ☆ دُرُودِ پاک تمام پریشانیوں کو دُور کرنے کے لیے اور تمام حاجات کی تکمیل کے لیے کافی ہے۔ (درمنثور، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ ۵۶، ۶/۶۵۴، ملخصًا) ☆ دُرُودِ پاک گُناہوں کا کَفّارہ ہے۔ (جلاء الافہام، ص۲۳۴) ☆ صَدَقہ کا قائم مَقام بلکہ صَدَقہ سے بھی اَفضل ہے۔ (جذبُ القلوب، ص۲۲۹) ☆ دُرُود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں۔ ☆ بیماریوں سے شِفاء حاصل ہوتی ہے۔ ☆ خوف دُور ہوتا ہے۔ ☆ ظُلم سے نَجات حاصل ہوتی ہے۔ ☆ دُشمنوں پر فَتْح حاصل ہوتی ہے۔ ☆ دُرُود شریف پڑھنے سے قِیامت کی ہولناکیوں سے نَجات حاصل ہوتی ہے۔ ☆ سَکَرَاتِ موت میں آسانی ہوتی ہے۔ ☆ دُنیا کی تَباہ کارِیوں سے خَلاصی (نَجات) ملتی ہے۔ ☆ تنگدستی دُور ہوتی ہے۔ ☆ بھولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں۔ (جذبُ القلوب، ص۲۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ دُعائے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "دُعائے مصطفٰے" یاد کروائی جائے گی۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے وہ دعا یہ ہے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ

ترجمہ: اے دلوں کو پھیرنے والے میری دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔ (مدنی پنج سورہ، ص 203)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمل پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمل کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ وتفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بد نِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کارٹون وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تَہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوۃُ اللّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج

آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے 12دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب و اِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق و چاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟(68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین

دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد